2018-19

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ISSN: 2278-0718

RNI No.: MAHURD/2017/72365

اردو زبان و ادب کا پاسبان عالمی ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیرپور (انڈیا)

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۸ء

جلد نمبر ۷
شمارہ نمبر ۴

مدیرِ اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری

قیمت -/100

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

انٹرنیشنل اردو ریسرچ جرنل

سہ ماہی شیرپور(انڈیا)

تزئینِ ادب

جلد نمبر : ۷ شمارہ : ۴ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۸ء

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی)، منور پیر بھائی (پونہ)، ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیرپور)

مُدیرِ اعزازی : حاجی انصار احمد (بھساول)

اعزازی نائب مدیر : پروفیسر محمد اقبال جاوید (ہنگولی)

مدیر مسئول : ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی)

مشیر اعلیٰ : پدم شری پروفیسر قاضی عبدالستار

نگراں: رفیق جعفر، پونہ

مجلسِ ادارت (اعزازی)

☆ پروفیسر صغیر افراہیم (علی گڑھ)

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)

☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)

☆ ڈاکٹر ایس۔ایم۔شکیل (برہانپور)

☆ انصاری مسعود اختر (جالنہ)

☆ ڈاکٹر میمونہ اللہ بخش (شولاپور)

مجلسِ مشاورت (اعزازی)

☆ پروفیسر ارتضیٰ کریم (اردو قومی کونسل...دہلی)

☆ پروفیسر ابنِ کنول (دہلی)

☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)

☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)

☆ فوزیہ رباب (گوا)

☆ ڈاکٹر عالیہ کوثر (جالنہ)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 9423288786/ 9423761597 / 9975645187
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ "تزئین ادب" کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی۔آر۔آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کرواکر شیرپور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔

قیمت فی شمارہ:75/روپے (خاص نمبر ۳۰۰/روپے) سالانہ:400/ روپے لائف ممبرشپ:10000روپے۔

بیرونِ ممالک سالانہ زرتعاون 25/امریکی ڈالر

O اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہو چکی۔لہٰذا رقم روانہ کیجیے۔

(تزئین ادب حاصل کرنے کا پتا)

سٹی بک ڈپو، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں۔مدینہ بک ڈپو، مولوی گنج دھولیہ۔

مکتبۂ جامعہ لیمیٹیڈ، پرنسیس بلڈنگ، ای۔آر۔روڈ ممبئی۔

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

دامنِ تزئین ادب

نمبر	عنوانات	قلم کار	صفحہ نمبر
1	کہنے کی بات	مدیر اعلیٰ	2
2	حمد	ڈاکٹر کلیم ضیاء، ممبئی	3
3	عربی زبان وادب کے اردو زبان وادب پر اثرات	جمیل حیات	5
4	علیم صبا نویدی: ایک منفرد غزل گو شاعر	محمد حسین وانی، کشمیر	13
5	عرش صہبائی: اردو غزل کے روشن مینار	مشتاق احمد گنائی (سامبورہ پانپور کشمیر)	22
6	ممتاز مفتی ایک نامور شخصیت	مختار احمد۔ جموں	36
7	بیدی کی 'لاجونتی' میں سندر لال کا نفسیاتی کرب	احمد رشید (علیگ)	41
8	بیسوی صدی کے اردو ادب کی نشو ونما میں دکن کے رسائل کا حصہ	زاہد خان ندوی۔ حیدرآباد	47
9	فورٹ ولیم کالج۔۔۔۔اُردو کے ارتقائی عمل کا حصہ دار	پروفیسر عافیہ عظمی۔ بیڑ	57
10	حکایات عطار اور تعمیر اخلاق	محمد آصف۔ امراوتی	61
11	ڈار سے بچھڑا ادیب۔۔۔۔انتظار حسین	پروفیسر ابن کنول، دہلی	72
12	خلیل الرحمٰن اعظمی کی غزل گوئی	فیاض حمید	81
13	غزل میں عشقیہ روایت کا امین : قلندر بخش جرأت	ڈاکٹر جمال شاہ۔ بھوپال	85
14	علی سردار جعفری: شخصیت وشاعری	ڈاکٹر محمد اطہر مسعود خان۔ رامپور	88
15	ہندوستانی داستان سرائی میں مثنوی شمع و پروانہ	ڈاکٹر رئیس انصار، امراوتی	95
16	علامہ شبلی کی تنقید نگاری	ڈاکٹر قمر النساء خلدآبادہ	100
17	سرسید ایک شخص ایک مصلح	ڈاکٹر قریشی عتیق احمد۔ بدنا پور	102
18	'عصری تانیثی حسیت اور فکر عصمت چغتائی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید ہنگولی	107
19	اُردو ڈرامے پر ترقی پسند تحریک کے اثرات	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون مجیب الحسین	112
20	اردو تحقیق اور رود ربھ	ڈاکٹر شکیل احمد خان	115
21	اُردو افسانہ کے بنیادی ستون (منشی پریم چند)	ڈاکٹر تقی عابدی، کینڈا	123
22	کلیم الدین احمد کی تنقید نگاری	ڈاکٹر بلقیس بیگم، کولکاتا	127

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

' عصری تانیثی حسیت اور فکر عصمت چغتائی '

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم

(صدر شعبہ اردو) شیواجی کالج، ہنگولی

تانیثیت کیا ہے؟ عورت کے وجود کی اہمیت کے لیے شعوری طور پر بیدار ہونا، اس پر مبنی خیالات وافکار کو جاننا، اس کی مسلمہ حیثیت کے مثبت معنی طے کرنا اور پدری سماج کے تراشے ہوئے روایتی پیکر سے اسے باہر لانے کی کوشش تانیثیت ہے۔ انسائکلو پیڈیا آف سوشیولوجی میں تانیثیت کی تعریف اس طرح رقم کی گئی ہے۔

> ''تانیثیت ایک ایسی تحریک ہے جو سماج میں عورت اور مرد کے درمیان سماجی، سیاسی اور اقتصادی برابری قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے اور مرد و عورت کے رشتوں کے درمیان موجود امتیازات کو ختم کرنا چاہتی ہے۔''

اس تعریف کے پیش نظر با آسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان امتیازات اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں ختم کرنے کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ دونوں کے درمیان یہ تفریق کیوں ہے؟ عورت اور مرد کے درمیان حائل یہ خلیج سوالیہ نشان کھڑا کرتی ہے کہ کیا اسے محض صنف کی وجہ سے الگ رکھا گیا؟ یا جنس اس کی وجہ ہے؟ تب ہم حامیان حقوق نسواں کی جانب نظر ڈالتے ہیں تو پاتے ہیں کہ اس فرق کی وجہ ان کے نزدیک جنس ہے مرد نے عورت کو صنف کے بجائے جنس کے نظریے سے دیکھا اور اس کی بنا پر اس کا استحصال کیا، ظلم، جبر، شخصی آزادی سے محرومی، حق وراثت سے محرومی زنا بالجبر کا شکار ہونا جیسے حادثات سے مسلسل گزرتے رہنا اس کا مقدر بنا دیا۔ اس تمام صورت حال کے پس پردہ مرد اساس سماج کار فرما ہے جس نے اسے پہلے تو دوسرے درجے پر فائز کیا پھر پہلا درجہ خود کے لیے مخصوص کیا پھر اس دوسرے درجے کو ماتحت قرار دے کر اس پر اپنی خواہشوں اور آرزوؤں کا کڑا جال بن دیا جس سے باہر نکلنے کا راستہ بند تھا۔

عورت کی اس ناگفتہ بہ صورت حال اور اس کے استحصال کے خلاف حقوق نسواں اور آزادئ نسواں کی تحریکیں شروع ہوئیں جن کا اہم مقصد عورت کے خلاف جس قسم کا تعصبانہ رویہ روا رکھا گیا اس کا خاتمہ کرا سے مردوں کے مساوی حقوق دلانا ہے۔

عصری ادب کیا ہے یعنی وہ ادب جو ابھی لکھا جا رہا ہے؟ اس جگہ میرا ماننا یہ ہے کہ ہر وہ ادب جس کے موضوعات آج بھی تازہ ہیں، جو موضوع کے اعتبار سے عصری مسائل اور عصری تقاضوں سے جڑے ہوئے ہیں باوجود اس کے کہ وہ سو برس پہلے یا ۴۰ سال پہلے لکھے گئے ان کے مصنفین آج بقید حیات نہیں ہیں لیکن ان کی تحریریں ہمارے آج کے تقاضوں کو پورا کرتی ہیں اور مسائل سے جھوجھتی نظر آتی ہیں۔ پریم چند ۱۹۰۴ میں بڑے گھر کی بیٹی لکھ گئے وہ بڑے گھر کی بیٹی آج بھی تو ہے۔ بوڑھی کاکی کا وجود بھی ہمارے آس پاس کہیں نہ کہیں مل ہی جاتا ہے، سوا سیر گیہوں کا شنکر اس وقت جیسا تھا ویسا ہی آج بھی موجود ہے۔ یعنی جو تحریریں وقت کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو زندہ رکھتی ہیں وہ عصری کہی جا سکتی ہیں۔

اس طرح اردو فکشن کے وہ تمام افسانہ نگار اور ناول نگار ہم عصر ہیں جن کی کہانیوں کے کرداروں کی موجودگی کا احساس ہمارے اطراف ہوتا رہتا ہے کیونکہ اس عہد کے موضوعات آج بھی ہیں۔ وہ ان کے عہد کے ساتھ ختم نہیں ہوئے اسی لیے جب ہم ہم عصر اردو افسانوں اور اردو ناولوں میں تانیثیت کی بات کرتے ہیں تو بیسویں صدی اور اکیسویں صدی کے فکشن رائٹرس کو بھی شامل کرتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

اردو فکشن کی تاریخ میں تانیثیت کی فکر اس کے آغاز ہی سے نظر آنے لگتی ہے جب ڈپٹی نذیر احمد لڑکیوں کی اصلاح کے لیے مراۃ العروس اور بنات النعش لکھتے ہیں اس کے بعد فیمینسٹ سوچ کی بہترین مثال امراو جان ادا ہے۔جس میں رسوا نے عورت کے اس درد کو محسوس کیا جو مرد اساس سماج کی دین ہے جو ایک شریف عورت کو بازار کی راہ دکھاتا ہے۔

پھر بیسویں صدی میں یہ فکر شدت کے ساتھ عصمت چغتائی کے یہاں جلوہ گر نظر آتی ہے عصمت چغتائی نے جس وقت افسانہ نگاری کا آغاز کیا اس وقت تانیثیت ،تانیثی فکر اور تانیثی تحریک جیسی اصطلاحیں رائج نہ تھیں لیکن یہ فکر اور تحریک عصمت کے افسانوں میں شروع ہی سے دکھائی دیتی ہے اسی وجہ سے انہیں تانیثیت کی علمبردار بھی قرار دیا گیا۔جس کے ضمن میں ڈاکٹر صادق لکھتے ہیں

''ان کے بیشتر افسانے سماجی اور جنسی حقیقت نگاری کی بہترین مثال قرار دیے جا سکتے ہیں ۔عصمت چغتائی کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ان مسائل کو ایک عورت کی حیثیت سے دیکھنے ، سمجھنے اور پیش کرنے کی شاندار روایت قائم کی ۔''

عصمت چغتائی نے اپنے افسانوں ناولوں میں عورت کے خیالی پیکر نہیں تراشے بلکہ جیتی جاگتی عورت اس کی مظلومی،اس کے مسائل اور الجھنوں کو نئی فکر وفہم کے ساتھ بے باکی سے پیش کیا۔عورتوں کے وہ مسائل جو پسماندگی کے باعث پیدا ہوتے ہیں کو اپنا موضوع بنایا وہ عورت کے جنسی ،نفسیاتی ،سماجی ،معاشرتی مسائل کو ایک عورت کے نظریے سے دیکھتی ہیں جس سے انہیں ہمدردی بھی ہے اور درد کی چبھن کا احساس بھی ۔مگر ان کا حسن یہ ہے کہ وہ اس کی ہمدرد بن کر سامنے نہیں آتی ہیں بلکہ قاری کو اس کی ہمدردی پر مجبور کر دیتی ہیں ۔عورت کے مسائل کو دیکھنے کا ان کا نظریہ بالکل مختلف ہے وہ ایک نئے زاویہ نگاہ سے اس پر نظر ڈالتی ہیں جس کی مثالیں ان کے ان کے افسانے گیندا، چوتھی کا جوڑا، بدن کی خوشبو،اور لحاف اور ناول میں ،ضدی ،ٹیڑھی لکیر،معصومہ وغیرہ ہیں ۔جنہیں پڑھکر سماجی رویوں سے نفرت اور غصے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

وہ سماج تھا جہاں عورت کے استحصال ،اس کی گھٹن ،اس کی ناگفتہ بہ حالت کا ذمہ دار مرد اساس سماج تھا۔وہ سماجی سروکار تھے جنھیں کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جس کی رائج کردہ روایتیں اور قدریں عورت کو جہالت ،مظلومی ،اور پسماندگی میں ڈھکیلنے کی ذمہ دار تھیں ۔انہی حقائق اور عوامل کو عصمت نے اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔وہ اپنے ایک مضمون آدھی عورت آدھا خواب میں لکھتی ہیں۔

" مردوں نے کہا کہ مرد ظالم ہوتا ہے ۔وہ چپ چاپ ظلم سہنے لگیں
مردوں نے کہا عورت ڈرپوک ہے وہ چوہے تک سے ڈرنے لگیں۔۔۔۔پھر
فرمایا وقت پڑنے پر تو عورت جان پر کھیل جاتی ہے بس پھٹ سے جان پر کھیل گئیں۔
ماں کی ممتا کا ساری دنیا ڈھول پیٹتی ہے باپ کی باپتا کا رونا کوئی نہیں روتا۔عورت کی
عزت لٹ سکتی ہے مرد کی نہیں لٹتی ۔شاید مرد کی عزت ہی نہیں ہوتی ۔جو لوٹی کھسوٹی جا سکے

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

عورت کے حرامی بچہ پیدا ہوتا ہے مرد کے کچھ نہیں ہوتا۔"۲

انہی بے لاگ سچائیوں کو وہ اپنے فن پاروں میں اتارتی ہیں۔ عورت جسے ایثار کی دیوی کہا گیا اس ایثار کے باوجود وہ کیسی مظلومیت کا پیکر ہے اس کی مثال ان کا افسانہ چٹان کا کردار بھابھی ہے۔ بھابھی بھابھی جو کانونٹ کی آزاد فضا کی پروردہ لڑکی ہے سسرال آنے کے بعد شوہر پرستی اور خاتون خانہ کی ایک ایسی مثال بن کر سامنے آتی ہے جو اپنی پچھلی زندگی اپنے سارے خوابوں ارمانوں کو تیاگ کر صرف ایک گرہستن کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ شوہر اور سسرال والوں کی خواہش پر اپنے ہر ارمان کی بلی چڑھا دیتی ہے اپنے رہن سہن کے طریقے کو بدل ڈالتی ہے بناؤ سنگھار چھوڑ دیتی ہے۔ تین بچوں کی ماں بن جانے پر اس کا جسم بھی بھدا ہو جاتا ہے۔ اس سب کے بعد اس کی زندگی میں ایک دن ایسا آتا ہے جہاں وہ بے بسی کی مورت بنی دکھائی دیتی ہے اس کی مظلومیت کا منظر کچھ یوں سامنے آتا ہے۔۔

> " ایک چیخ مار کر بھابھی بھیا پر جھپٹیں مگر انہیں کھسوٹنے کی ہمت نہ پڑی ۔
> سہم کر ٹھٹک گئیں اور پھر بھابھی نے اپنی نسوانیت پوری طرح بے آبرو کر ڈالی۔ وہ
> بھیا کے پیروں پر لوٹ گئیں۔ ناک رگڑ ڈالی۔۔۔ تم اس سے شادی کر لو میں کچھ نہیں
> کہونگی مگر خدا کے لیے مجھے طلاق نہ دو میں یونہی زندگی گزار دونگی مجھے کوئی شکایت نہ
> ہوگی۔
> مگر بھیا نے نفرت سے بھابھی کے تھل تھل کرتے ہوئے جسم کو دیکھا اور منہ موڑ لیا ۔"
>
> (چٹان)

دراصل سماج کا یہ پدری نظام عورت کو ایک ایسے دائرے میں محصور کر دیتا ہے جسے توڑنے کی ہمت اس میں نہیں۔ وہ ہزار ظلم و ستم سہہ کر بھی ذلیل و خوار ہو کر بھی اسی دائرے میں رہنا چاہتی ہے عصمت کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اس حصار کو توڑ کر اس عیار و مکار سماج پر کاری ضرب لگانے کی کوشش کی۔ نہ صرف ان پر بلکہ ظلم سہنے والی عورت کی جذباتیت کو بھی بڑی بے دردی کے ساتھ حقیقی شکل میں پیش کیا۔ عورت جسے فرض اور ایثار کے مقدس مجسمے میں ڈھال دیا گیا اسے خاتون خانہ کا لقب دے کر شوہر پرستی، وفا شعاری، پاکبازی اور قناعت کی تلقین کی گئی جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو پوری طرح فنا کر ڈالا۔ اسکے باوجود اس کا وجود قابل رحم اور اس کے ہاتھ خالی ہیں۔ ناول ضدی میں ہمیں عورت کے دو روپ دکھائی دیتے ہیں ایک آشا ہے جو پورن کی محبت میں خود کو فنا کر دیتی ہے لیکن وہیں دوسری عورت شانتا بھی ہے جو کہ اس ناول کا جان دار کردار ہے وہ بے باک ہے اور زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے کی تمنائی ہے، اس میں بندشوں اور حصاروں سے بغاوت کرنے کا حوصلہ ہے اور وہ یہ سب کچھ کر بھی گزرتی ہے ، یہ کردار عورت کے بدلتے ہوئے روپ کی علامت ہے وہ جدید عورت ہے وہ خود کو لا حاصل منزل کے لیے مٹ کر دیوی کا رتبہ پانے کے بجائے اپنی دنیا آپ بسانے والوں میں ہے۔ اسی طرح ٹیڑھی لکیر کی شمن باغی اور سرکش لڑکی جو فرسودہ اقدار اور روایتی رسم و رواج کے خلاف اپنے وجود کو منوانے پر مصر ہے۔ وہ اپنے فیصلے خود کرتی ہے اپنی شرطوں پر زندگی جیتی ہے اور یہ دکھاتی ہے کہ اگر عورت اپنے مقصد کا تعین کر لے تو کوئی دیوار اتنی مضبوط نہیں کہ اس کے ارادوں کو مسمار کر دے۔

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

عصمت چغتائی ایک ترقی پسند تحریک سے وابستہ فکشن نگار تھیں جس کا موقف ہی زندگی کے مسائل کی عکاسی تھا اس لئے ان کے افسانوں میں بھی ہمیں سماجی اور اقتصادی عوامل اور محرکات جن کے نتیجے میں جذباتی محرومی، مایوسی اور نفسیاتی گھٹن جنم لیتی ہے بطور موضوع نظر آتے ہیں اور جب وہ انہیں المناکی کے ساتھ پیش کرتی ہیں تو قاری پر اس کا شدید اثر ہوتا ہے۔کلو کی ماں، بیکار، چوتھی کا جوڑا وغیرہ افسانوں میں یہ المناکی قاری کو زندگی کی گہری تہوں تک لے جاتی ہے۔مثال کے طور پر چوتھی کا جوڑا میں غربت نے کبڑی کے دل میں شادی کے نام پر یا مرد کے تصور سے کوئی امنگ پیدا نہیں کی کیونکہ وہ ایک بیوہ کا بوجھ تھی اس لیے شادی اس کے نزدیک محض روٹی کپڑے کا سوال تھی۔کبڑی کی بے بسی اور مظلومی قاری کے دل پر زبردست چوٹ لگاتی ہے

" کبڑی جوان تھی۔کون کہتا تھا جوان تھی؟ وہ تو بسمہ اللہ کے دن سے ہی اپنی جوانی کی آمد کی سناونی سن کر ٹھٹک کر رہ گئی تھی۔نہ جانے کیسی جوانی آئی تھی کہ نہ تو اس کی آنکھوں میں پریاں ناچیں، نہ اس کے رخساروں پر زلفیں پریشان ہوئیں، نہ اس کے سینے میں طوفان اٹھے نہ اس نے کبھی ساون بھادو کی گھٹاؤں سے مچل کر پیتم یا ساجن مانگے ۔وہ جھکی جھکی سہمی سہمی جوانی نہ جانے کب دبے پاؤں اس پر رینگ آئی ویسے ہی چپ چاپ نہ جانے کدھر۔۔۔(چوتھی کا جوڑا)

یہ افسانہ دراصل کبڑی سے زیادہ اس کی ماں کا المیہ ہے جو اپنی بیٹی کے کفن میں آخری ٹانکہ بھرنے کے بعد پر سکون ہو جاتی ہے۔

اسی بنا پر خواجہ احمد عباس اس افسانہ کو اردو کے بہترین افسانوں میں شامل کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں

" اگر مجھ سے پوچھا جائے تو اردو کی بہترین کہانیاں کو ن سی ہیں تو میں بلا جھجک چوتھی کا جوڑا کا انتخاب ان کہانیوں میں کرونگا چوتھی کا جوڑا ایک لڑکی کی حرماں نصیبی کا بیان نہیں ہے یہ ایک پوری نسل کا المیہ ہے ۔ "[۳]

مرد کے ہاتھوں عورت کا استحصال جس طرح ہوتا آیا ہے اس کی بہترین تصویریں ہمیں گیندا، چٹان، اور نیند جیسے افسانوں میں بھی ملتی ہیں جنہیں ہم جنسی لذت پسندی کا نام نہیں دے سکتے۔بلکہ ان کے بدنام ترین افسانے لحاف جسے نقادوں نے جنسی ترغیب دلانے جیسا الزام تک لگایا اسے بھی جنسی لذت پسندی سے تعبیر نہیں کر سکتے۔کیونکہ نواب صاحب کے غیر فطری طرز عمل نے ہی بیگم جان کو غلط راہ پر گامزن کیا تھا۔

عصمت نے اپنے ذاتی تجربات کو عمومی انداز سے اپنی تحریروں میں پیش کیا ہے۔جس کی وجہ سے ان میں آپ بیتی کا سا تاثر پیدا ہو گیا ہے ۔ننھی کی نانی، چٹان، بچھو پھوپھی، ڈائن۔جڑیں، ساس وغیرہ میں ان کے ذاتی تجربات کی جھلک صاف نظر آتی ہے لیکن اس خدشے سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ان کے ذاتی تجربات ومشاہدات ہی ہوں لیکن اس کے باوجود ان کی حیثیت اپنی جگہ مسلم ہے جیسا کہ مجنوں گورکھپوری لکھتے ہیں

" ممکن ہے کہ ان کا سارا فن مشاہدہ ہو اور ذاتی تجربات کا اس میں کوئی دخل نہ ہو ممکن ہے ان کے افسانوں کا ان کی شخصیت اور ان کی زندگی سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔اگر ایسا ہے تو یہ بے تعلق خارجیت واقعی ایک معجزہ ہے۔"[۴]

عصمت چغتائی کے یہاں، زہرناک تجربے اور تلخ صداقتیں ہیں، کرداروں کو ان کے حقیقی ماحول میں دیکھنے اور دکھانے کی سعی

Scanned with OKEN Scanner

ہے جو زندگی کے منظر اور پس منظر میں فنکاری کے ساتھ ابھر کر سامنے آتی ہے۔ عصمت چغتائی نے عورتوں کی زندگی کے ان پہلوؤں کو نمایاں کرنے میں اپنی توانائی صرف کی جن پر عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ سماج کی دبی کچلی عورت کو موضوع بنا کر اس کی اس حالت کے ذمہ دار سماج پر فرد جرم بھی عائد کیا جس نے اس کے ساتھ ناانصافی اور ظلم روا رکھا۔ معاشرے کے کھوکھلے اصولوں اور دوہرے معیار پر ضرب کاری لگاتے ہوئے جرات اور بے باکی کی ایک نئی مثال قائم کی۔

عصمت چغتائی نے عورتوں کے حوالے سے اردو ادب کو جو افسانے دیے یا ناولوں میں جو کردار اختراع کیے ہیں ان کی معنویت آج بھی برقرار ہے کیونکہ سچائی تو یہی ہے کہ ماحول تو بدلا ہے مگر استحصال اس کا آج بھی ہے اس کا روپ البتہ بدلا ہوا ہے آج بھی عورت مرد اساس سماج کی تابعدار ہے۔ اور ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی عورت ان مسائل کے حل کی منتظر کھڑی ہے۔

حواشی:۔

۱: بحوالہ تانیثیت اور ادب : مرتبہ انور پاشا ص۔ ۳۶۵

۲: عصمت چغتائی ناقدین کی نظر میں : لحاف اور دیگر افسانے: عصمت چغتائی: مرتبہ عبدالغنی ص۔ ۱۶

۳: بحوالہ تنقیدی اور تحقیقی مضامین: ڈاکٹر صادق ص۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷

۴: عصمت چغتائی ناقدین کی نظر میں : لحاف اور دیگر افسانے: عصمت چغتائی: مرتبہ عبدالغنی ص۔ ۱۶

۵: عصمت چغتائی ناقدین کی نظر میں : لحاف اور دیگر افسانے: عصمت چغتائی: مرتبہ عبدالغنی ص۔ ۱۶

غیر مطبوعہ-----------

☆☆☆☆☆☆☆

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

Vol.7 Issue No.4 Oct. to Dec.2018 ISSN 2278-0718 RNI No. MAHURD/2017/72365

International Research Journal In Urdu Language

TAZEEN-E-ADAB

An International Registered Referred Quarterly Research Journal For Urdu Language

Editor In Chief: DR. SAJID ALI QADRI

UGC Approved Journal

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

The Tazeen - E - Adab, Quarterly, Printed, Published and Owned by Sajid Ali Qadri
Printed at: Educational Publishing House, 3191, GALI VAKIL WALI, Kucha Pandit Rd, Lal Kuan Bazar, Delhi, 110006
Published at Plot No.57, Ganesh Colony, Shirpur, Dist.Dhule (M.S.) India Pin: 425405 Email Id: tazeeneadab@gmail.com, sajid.qadri7@gmail.com
Cell: 9423288786, 9403094333, 9881583827, 9975211060

Scanned with OKEN Scanner

2018-19

Impact Factor - 6.261 ISSN - 2348-7143

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

INTERNATIONAL RESEARCH FELLOWS ASSOCIATION'S

RESEARCH JOURNEY

Multidisciplinary International E-research Journal

PEER REFREED & INDEXED JOURNAL

November-2018 Special Issue – LXXIII

Chief Editor -
Dr. Dhanraj T. Dhangar,
Assist. Prof. (Marathi)
MGV'S Arts & Commerce College,
Yeola, Dist – Nashik [M.S.] INDIA

Executive Editors :
Prof. Tejesh Beldar, Nashikroad (English)
Dr. Gajanan Wankhede, Kinwat (Hindi)
Mrs. Bharati Sonawane-Nile, Bhusawal (Marathi)
Dr. Rajay Pawar, Goa (Konkani)

RESEARCHJOURNEY

This Journal is indexed in :
- University Grants Commission (UGC)
- Scientific Journal Impact Factor (SJIF)
- Cosmoc Impact Factor (CIF)
- Global Impact Factor (GIF)
- International Impact Factor Services (IIFS)

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.